B.A Part III Urdu Hon Paper 9th Group "A"
Dr. Shahnaz Ara
Deptt of Urdu.
Dr. L.K.V.D. college. Tajpur.

مولانا جلال الدین

مولانا جلال الدین رومی کی خصوصیات مثنوی رومی

مثنوی رومی، مولانا جلال کے افکار کا گراں بہا ثمرہ اور [illegible] اشعار کا بیشترین مجموعہ ہے۔ بلکہ یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ یہ فارسی زبان و ادب میں تصوف کا مکمل ترین دیوان ہے۔ اس میں چھ دفتر ہیں۔ مذکورہ مثنوی کی مثنویات میں مسلسل منظوم حکایتیں ہیں۔ اور ان حکایتوں کو بیان کرتے مولانا دینی اور عرفانی مسائل آغاز کرتے ہیں۔ اور حقائق معنوی کو سیدھی سادی زبان میں از راہ تمثیل بیان کرتے ہیں۔ اور اسی ترتیب سے وہ قرآن شریف کی بیشتر آیتوں اور اخبار و احادیث رسول کی شرح صوفیانہ طرز پر کرتے چلے جاتے ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ مثنوی شریف تصوف میں اولین مثنوی نہیں ہے اس سے پہلے سنائی اور شیخ عطار جیسے معروف شاعروں نے صوفیانہ عقائد کی شرح میں مثنویاں تصنیف کی تھیں۔

مثنوی کے بعد مولانا کی سب سے اہم تصنیف ان کی غزلیات کا مجموعہ ہے۔ جو دیوان شمس تبریزی کے نام سے جمع کیا گیا ہے۔ یعنی اس دیوان کو انہوں نے اپنے مرشد اور روحانی قائد کے نام سے منسوب کیا ہے۔ ان دیوان کے اشعار کی تعداد تیس ہزار بتائی ہے۔ لیکن چھپے ہوئے دیوان میں بیاسی ہزار سے اشعار ہیں۔

مولانا جلال الدین رومی کی شاعری اساسی مقصود الوان مطالب و لطافت معنی باریکی خیال عرفانی فکری صفائی اور پختگی کی شاعری ہے۔ گویا ایسا کہا جا سکتا ہے کہ سنائی نے عرفانی شاعری کا قوام اور اس میں موزونیت تام پیدا کی۔ شیخ عطار نے اسے لطیف معانی اور شور و شوق کا مظہر بنایا اور مولانا جلال الدین نے اسے اوج کمال پر پہنچایا۔

غزلیات میں مولانا کی خاص خصوصیت وہ عاشقانہ جوش و خروش ہے۔ جو پڑھنے والے کے دل کو تڑپا دیتا ہے۔ اور اس کے احساسات کو گرما دیتا ہے۔ بلاشبہ ہر غزل خصوصیات کی آگ اس کی کڑک اور جذبہ و حال کی زندہ تصویر ہے۔ ان کی بیشتر غزلیں روح سماع اور رقص عارفانہ سے لبریز ہیں یہی وجہ ہے کہ ان میں سرتاسر شور و شوق جوش و خروش اور سوز عشق کی آگ بھڑک رہی ہے۔